65

پندرہ روزہ

لاہور

زراعت نامہ

یکم اکتوبر 2026ء، 18 ربیع الثانی 1448 ہجری، 17 اسوج 2083 بکرمی

65 Years of Continuous Publication

گندم

فی ایکڑ پیداوار بڑھائیں
تصدیق شدہ بیج بروقت ڈرل سے لگائیں

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21-سر آغا خان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

Scan for Website

Scan for YouTube

Scan for Facebook

Scan for Tik Tok

زرعی خدمات... جدت کے ساتھ

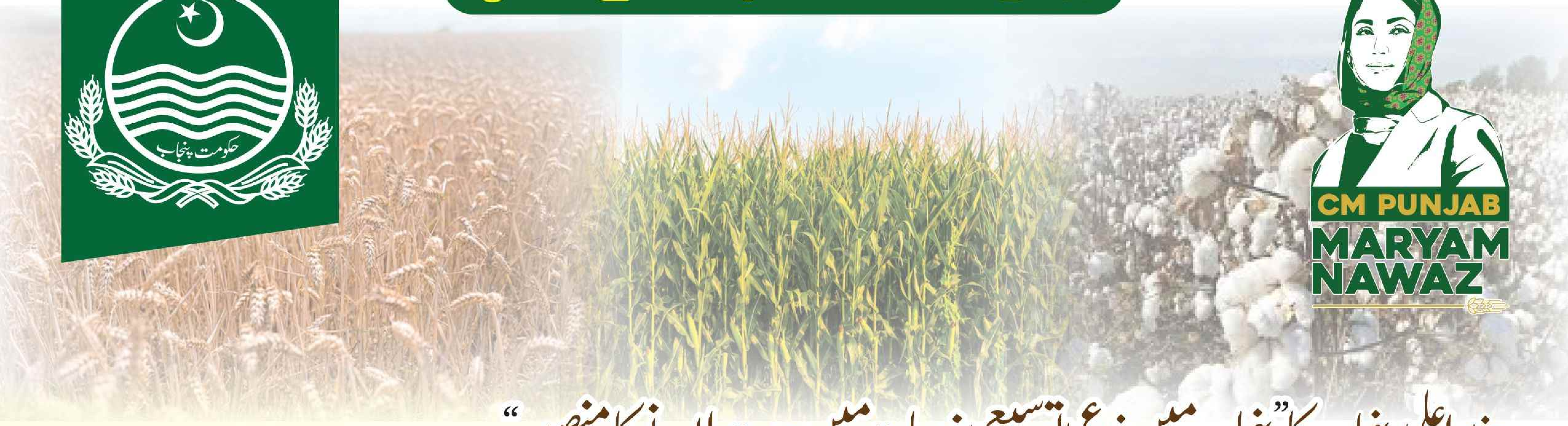

وزیراعلیٰ پنجاب کا "پنجاب میں زرعی توسیعی خدمات میں جدت لانے کا منصوبہ"

صوبہ بھر میں موسمِ ربیع وخریف 2026-27 کی اہم فصلات کے

500 ماڈل فارمز کا قیام

درخواستیں مطلوب ہیں

درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ
07 اکتوبر 2026

منتخب کاشتکار کو فصل کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی اپنانے اور ساتھی کاشتکاروں میں اس کے فروغ کے لیے

35,000 روپے کی
مالی معاونت فی سیزن (ربیع وخریف) میں فراہم کی جائے گی

شرائط وضوابط

- کاشتکار اراضی ریکارڈ سینٹر کے ریکارڈ کے مطابق کم سے کم 10 ایکڑ زرعی ملکیتی رقبے کا مالک ہو
- کاشتکار تین ایکڑ پر فصل کاشت کرے گا جس میں ایک ایکڑ خالصتاً حکومتی سفارشات کے مطابق کاشت کرے گا
- فارم کو جدید ٹیکنالوجی کی ترویج کے لیے ماڈل فارم کے طور پر منتخب کیا جائے گا
- کاشتکار کا رقبہ سڑک کے قریب ہونا چاہیے تاکہ علاقے کے دوسرے کاشتکاروں کے لیے قابل رسائی ہو

درخواست فارم محکمہ زراعت پنجاب کی آفیشل ویب سائٹ www.agripunjab.gov.pk سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے

درخواست فارم اور دیگر تفصیلات کے لیے اسسٹنٹ ڈائریکٹر/ ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) کے دفاتر سے رابطہ کیا جاسکتا ہے

Scan for Website

Scan for Facebook

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (روزانہ) 0800-17000 صبح 08:00 بجے سے رات 08:00 بجے تک

65

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم اکتوبر 2026ء، 18 ربیع الثانی 1448 ہجری، 17 اسوج 2083 بکرمی

65 Years of Continuous Publication

فہرست مضامین

اداریہ: گندم کی پیداواری حکمت عملی	05
بارانی علاقوں میں گندم کی کاشت	06
گندم کے بیج سے منتقل ہونے والی بیماریاں اور انسداد	10
کلونجی کی منافع بخش کاشت	11
اکتوبر کیلنڈر 2026	13
زرعی سفارشات	14

جلد 65 شمارہ 19

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ: شکیل احمد میاں سیکرٹری زراعت پنجاب

- مدیر اعلیٰ: نوید عصمت کاہلوں
- مدیر: رائے مدثر عباس
- معاون مدیر: ریحان آفتاب
- آن لائن ایڈیشن: محمد ریاض قریشی، محمد شہزاد
- گرافکس: ابرار حسین
- کمپوزنگ: کاشف ظہیر
- پروف ریڈنگ: سعدیہ منیر
- فوٹو گرافی: روہان نوازش، عثمان افضال

Scan for Website | Scan for YouTube | Scan for Facebook | Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21-سر آغا خان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

ریسرچ انفارمیشن یونٹ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ

فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ

ملتان - فون: 061-9201187

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر کمپلیکس، شمس آباد، مری روڈ

راولپنڈی - فون: 051-9292165

مشعلِ راہ

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پاکیزہ کلمہ کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے (وہ ایسا ہے) جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ مضبوط (یعنی زمین کو پکڑے ہوئے) ہو اور شاخیں آسمان میں (پہنچی ہوں)

(ابراہیم:24)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے تو اس دن اسے زہر اور جادہ ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

(کتاب الطعام: مختصر صحیح بخاری: 1905)

فرمانِ قائد

اے خادمانِ اسلام! اپنی ملت کو اقتصادی، سیاسی، تعلیمی اور معاشرتی، غرض یہ کہ تمام پہلوؤں سے منظّم کرو۔ پھر تم دیکھو گے کہ تم یقیناً ایک ایسی قوت بن جاؤ گے جس کا لوہا ہر شخص مانے گا۔ اپنی تنظیم، آپ واحد اور بہترین محافظ ہے۔

(اجلاس مسلم لیگ، لاہور۔ 23 مارچ 1940ء)

فرمودۂ اقبال

اٹھائے کچھ ورق لالے نے کچھ نرگس و کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری
اڑا لی قمریوں نے وطوطیوں نے و عندلیبوں نے
چمن والوں نے مل کر لوٹ لی طرزِ فغاں میری

(تصویرِ درد: بانگِ درا)

اداریہ

گندم کی پیداواری حکمت عملی

گندم ملکی فوڈ سیکیورٹی کی ضامن ہے۔صوبہ پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ملکی کُل پیداوار کا 76 فیصد گندم پیدا کرتا ہے۔گندم کے پیداواری ہدف کے حصول کے لیے محکمہ زراعت پنجاب نے خصوصی حکمت عملی پر عملدر آمد کا آغاز کر دیا ہے جس سے گندم کی کاشت اور پیداواری ہدف کے حصول کو کاشتکاروں کے بھرپور تعاون سے یقینی بنایا جائے گا۔

وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی اور سیکرٹری زراعت پنجاب شکیل احمد میاں نے محکمہ زراعت پنجاب کی تمام متعلقہ فارمیشنز کو گندم کی کاشت اور پیداواری ہدف کے حصول کے لیے خصوصی ٹاسک سونپ دیئے ہیں جن کے تحت متعلقہ فارمیشنز نے کاشتکاروں کی رہنمائی کا آغاز کر دیا ہے۔پنجاب کے بارانی علاقوں میں گندم کی کاشت کا وقت 15 اکتوبر سے جبکہ آبپاش علاقوں میں یکم نومبر سے شروع ہو جاتا ہے۔گندم کی کاشت اور پیداوار کے اہداف کے حصول کے لئے صوبائی، ڈویژنل اور ضلعی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دے دی گئی ہیں۔

حکومت پنجاب نے گندم کی بروقت کاشت کو یقینی بنانے کے لئے دھان کی کاشت کے 35 اضلاع میں ساڑھے 5 ارب روپے کی لاگت سے 60 فیصد سبسڈی پر 10 ہزار سُپر سیڈرز فراہم کر دیئے ہیں جن کا مقصد دھان کی باقیات کو آگ لگائے بغیر گندم کی بروقت کاشت کو یقینی بنانا ہے جس سے نہ صرف سموگ میں کمی ہوگی بلکہ بروقت کاشت سے گندم کی اچھی پیداوار بھی حاصل کی جاسکے گی۔اس کے علاوہ پنجاب کلین ائیر پروگرام کے تحت پنجاب کے مخصوص 23 اضلاع میں سُپر سیڈرز سے گندم کی کاشت پر رینٹل سبسڈی بھی فراہم کی جائے گی جو کم سے کم 5 ہزار روپے فی ایکڑ ہوگی اور ایک کاشتکار 25 ہزار روپے تک سبسڈی حاصل کر سکے گا۔کاشتکار آن لائن رجسٹریشن کیلئے محکمہ زراعت پنجاب کی آفیشل ویب سائٹ www.agripunjab.gov.pk وزٹ کریں یا اس لنک https://kissanmadadgar.agrimech.gop.pk/home پر کلک کریں۔

پنجاب میں ربیع سیزن کے لئے ڈی اے پی اور یوریا کھاد کا سٹاک بھی وافر مقدار میں موجود ہے۔وزیر زراعت پنجاب اور سیکرٹری زراعت پنجاب کی سربراہی میں متعلقہ فیلڈ فارمیشنز گندم کی کاشت اور پیداواری ہدف کے حصول کے لئے پرعزم ہیں اور کاشتکاروں کے شانہ بشانہ کھڑی ہیں۔حکومت پنجاب کے کسان دوست اقدامات اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی دلچسپی کی وجہ سے کاشتکاروں کے حوصلے بلند ہیں اور اُمید کی جاتی ہے کہ نہ صرف پیداواری ہدف کو حاصل کریں گے بلکہ زیادہ رقبہ پر گندم کی کاشت کو یقینی بنا کر برآمدات میں اضافہ ممکن بنایا جائے گا۔

سفارش کردہ اقسام

کاشتہ (آبپاش علاقوں میں اکتوبر کاشتہ) گندم زیادہ متاثر ہوتی ہے اور اگر مارچ اور اپریل کے مہینوں میں درجہ حرارت معمول سے زیادہ ہو جائے تو پچھیتی کاشتہ گندم کی پیداوار میں کمی آتی ہے۔لہٰذا سفارش کردہ وقت پر گندم کی فصل کاشت کریں تاکہ آب و ہوا میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے ہونے والے نقصان کو کم سے کم کیا جاسکے۔

❖ برائے بارانی علاقہ جات

نمبر شمار	قسم	ادارہ	سن اجراء	نمبر شمار	قسم	ادارہ	سن اجراء
1	شیراز-23	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	2025	5	مرکز-19	این اے آر سی، اسلام آباد	2019
2	عروج-22	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2022	6	بارانی-17	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال	2017
3	نشان-21	ایرڈ زون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	2021	7	فتح جنگ-16	بارانی زرعی تحقیقاتی اسٹیشن، فتح جنگ	2016
4	ایم اے-21	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	2021	8	پاکستان-13	این اے آر سی، اسلام آباد	2013

گندم کا وقتِ کاشت

بارانی علاقہ جات	15 اکتوبر تا 15 نومبر، بہترین وقتِ کاشت ہے، تاہم 30 نومبر تک کاشت کی جاسکتی ہے۔

پچھیتی کاشتہ گندم کی پیداوار میں کمی

تحقیق کے مطابق پچھیتی کاشتہ فصل کی پیداوار میں روزانہ کی بنیاد پر بتدریج کمی آنا شروع ہوجاتی ہے۔ دانہ بننے اور بھرنے کے دوران اگر درجہ حرات زیادہ بڑھ جائے تو پچھیتی کاشتہ گندم کی پیداوار میں نمایاں کمی آتی ہے۔مزید یہ کہ پچھیتی کاشت میں بیج اُگنے میں زیادہ دن لیتا ہے، پوداشگوفے کم بناتا ہے اور سٹے چھوٹے رہ جاتے ہیں۔

موسمیاتی تبدیلیاں اور گندم کا وقتِ کاشت

آب وہوا میں ہونے والی غیر متوقع تبدیلیوں (Climate change) کے اثرات فصل کے وقت کاشت پر بھی مرتب ہورہے ہیں۔ تجربات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر دسمبر کے مہینے میں درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہے تو اگیتی

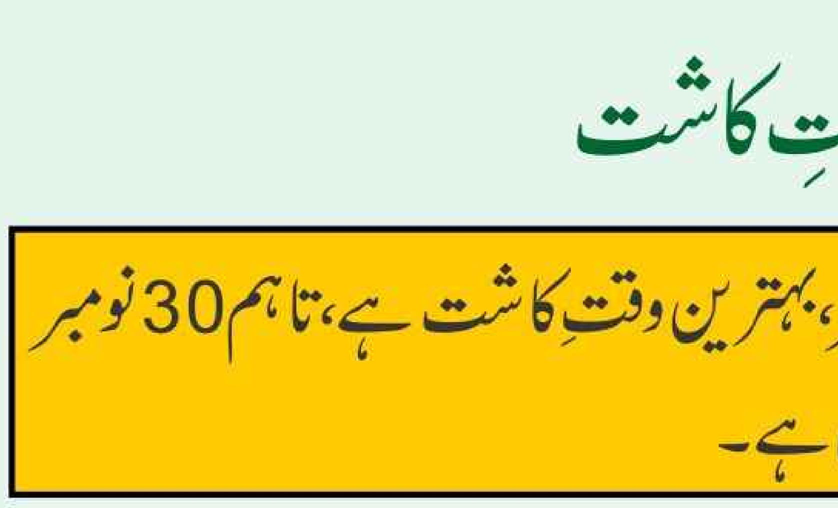

شرح بیج

- **بارانی علاقہ جات**

بارانی علاقوں میں بیج کی شرح 50 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔

نوٹ

- پچھیتی کاشت میں بیج کی شرح ایک حد (50 کلوگرام فی ایکڑ) تک بڑھانے سے بنیادی شاخوں میں اضافہ ہوتا ہے جس سے پیداوار پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ مزید براں شرح بیج میں مذکورہ اضافہ جڑی بُوٹیوں کے کنٹرول کے لئے بھی معاون ثابت ہوتا ہے کیونکہ فصل کے پودوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے جڑی بُوٹیوں کو پھلنے پھُولنے کا موقع کم ملتا ہے۔

بیج کو زہر لگانا

گندم کی مختلف بیماریوں میں کانگیاری، کرنال بنٹ، گندم کی بلاسٹ اور اُکھیڑا وغیرہ عام طور پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پیداوار میں نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ان کے تدارک کے لئے بیج کو بوائی سے پہلے تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب دو تا اڑھائی گرام یا امیڈاکلوپرڈ+ٹیبوکونازول بحساب 2 ملی لٹر فی کلوگرام بیج لگائیں۔

بارانی علاقوں میں طریقہ کاشت

طریقہ کاشت

گندم کی کاشت سے قبل ضرورت کے مطابق ہل چلا کر سہاگہ دیں تاکہ جڑی بوٹیاں تلف ہوسکیں اور زمین پر بُھر بھری مٹی کی تہہ بن جائے اور زیادہ پانی جذب ہو کر محفوظ ہوسکے۔ بوائی سے پہلے دو مرتبہ عام ہل چلائیں اور بھاری سہاگہ دیں تاکہ وتر زمین کی اُوپر والی تہہ میں آجائے۔ گندم بذریعہ ڈرل کاشت کریں۔ سفارش کردہ کھاد کی ساری مقدار بوائی سے پہلے زمین کی تیاری کے وقت ڈالیں۔

گندم کے لئے کھادوں کی سفارشات (بارانی علاقوں میں کھادوں کی سفارشات)

سالانہ بارش	غذائی عناصر (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوریوں میں) فی ایکڑ
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
کم بارش کا علاقہ (سالانہ بارش 350 ملی میٹر تک) راجن پور، لیہ، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، بھکر، میانوالی اور خوشاب کے بارانی علاقے قے جنڈ، پنڈی گھیب	32	23	12	ایک بوری ڈی اے پی + ایک بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی/ایم او پی یا ایک بوری ٹی ایس پی + ڈیڑھ بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی/ایم او پی
درمیانی بارش کا علاقہ (سالانہ بارش 350 سے 600 ملی میٹر تک) چکوال، تلہ گنگ اور پنڈ دادن خان کے علاقہ جات	40	28	12	سوا بوری ڈی اے پی + سوا بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی/ایم او پی
زیادہ بارش کا علاقہ (600 ملی میٹر سے زیادہ) راولپنڈی، اٹک، جہلم، سوہاوہ، نارووال، گجرات، کھاریاں، اور شکر گڑھ کے علاقہ جات	48	34	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی

*یہ سفارشات سوائل فرٹیلٹی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کی سفارش کردہ ہیں

مختلف کھادوں میں خوراکی اجزاء کی مقدار

خوراکی اجزاء کی سفارش کردہ مقدار ڈالنے کے لیے متبادل کھادیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔ اس کے لیے درج ذیل سے مدد لی جاسکتی ہے۔

نام کھاد	وزن بوری کلوگرام	غذائی اجزاء (فیصد)			غذائی اجزاء کلوگرام فی بوری (50 کلوگرام)		
		نائٹروجن N	فاسفورس P_2O_5	پوٹاش K_2O	نائٹروجن N	فاسفورس P_2O_5	پوٹاش K_2O
یوریا (Urea)	50	46	-	-	23	-	-
نائٹروفاس (NP)	50	22	20	-	11	10	-
کیلشیم امونیم نائٹریٹ (CAN)	50	26	-	-	13	-	-
سنگل سپر فاسفیٹ (SSP) 18%	50	-	18	-	-	9	-
سنگل سپر فاسفیٹ (SSP) 14%	50	-	14	-	-	7	-
ٹرپل سپر فاسفیٹ (TSP)	50	-	46	-	-	23	-
ڈائی امونیم فاسفیٹ (ڈی اے پی)	50	18	46	-	9	23	-
پوٹاشیم سلفیٹ (ایس او پی)	50	-	-	50	-	-	25
پوٹاشیم کلورائیڈ (ایم او پی)	50	-	-	60	-	-	30

جڑی بوٹیوں کی تلفی

گندم کی زیادہ اور معیاری پیداوار حاصل کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں کی تلفی انتہائی ضروری ہے۔اس کے لیے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کریں۔

غیر کیمیائی انسداد

- فصلوں کا ادل بدل کریں اور گندم والے کھیتوں میں دو تا تین سال بعد چارہ برسیم وغیرہ کاشت کریں۔
- اگر تھوڑا رقبہ ہو تو فصل کے اُگاؤ کے بعد کھرپے یا کسولے سے خشک گوڈی کر کے فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ یہ عمل کافی موثر ہے بشرطیکہ کاشتکار کے پاس افرادی قوت میسر ہو۔
- داب کا طریقہ بھی جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے موثر ترین عمل ہے اس کے لیے وتر آنے پر رنبڑ مار کر کم از کم ایک یا دو ہل چلا کر سہاگہ دیں۔ زمیں کو 7-5 دنوں کے لیے یونہی پڑا رہ دینے سے زمین میں وتر آنے پر جڑی بوٹیاں اگ آئیں گی جو کاشت کے لیے زمین کی تیاری کے دوران تلف ہو جائے گی۔

کیمیائی انسداد

مندرجہ ذیل جڑی بوٹی مار زہریں محکمہ زراعت توسیع یا پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورہ سے استعمال کریں ۔

- گندم کی فصل میں چوڑے پتے والی اور نوکیلے پتے والی یعنی گھاس نماء جڑی بوٹیاں اگتی ہیں۔لہٰذا ان کی مناسبت سے جڑی بوٹی مار زہر کا انتخاب کریں۔ دونوں قسم کی جڑی بوٹیوں کو ختم کرنے والی زہریں بھی میسر ہیں جو تقریباً 40 تا 45 دن کی فصل پر کی جاسکتی ہیں اور ان سے اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

نوکیلے پتوں والی جڑی بوٹیوں کا کیمیائی انسداد

نمبر شمار	اصل زہر	مقدار فی ایکڑ
1	کلوڈینافاپ پراپرجائیل	120 گرام
2	فینا کساپراپ پی ایتھائل	500ملی لٹر
3	پناکساڈین	330ملی لٹر
4	ٹرالکاکسیڈیم +فیناکساپراپ پی ایتھائل + کلوڈینافاپ پراپرجائیل	500ملی لٹر

5	کلوڈینافاپ + فلوکاربازون سوڈیم	300ملی لٹر
6	سلفوسلفیوران	13.5 گرام

نوٹ: یہ زہریں 40 دن بعد نوکیلے پتوں والی جڑی بوٹیاں اگ آنے پر سپرے کریں۔

چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں کا کیمیائی انسداد

نمبر شمار	اصل زہر	مقدار فی ایکڑ
1	ٹرائی سلفوران	16 گرام
2	بروموکسنل +ایم سی پی اے	300ملی لٹر
3	فلوراکسی پائیر +ایم سی پی اے	375ملی لٹر
4	فلوراسولم +امائنو پائرالڈ	12.5 گرام
5	میٹ سلفیوران میتھائل + مٹرائی بینوران میتھائل	14 گرام
6	فلوراکسی پائیر +ٹرائی بینوران میتھائل	400 گرام
7	کارفینٹرزون میتھائل	20 گرام
8	فلوراکسی پائیر +فلوراسولم +ایم سی پی ے	400ملی لٹر
9	کلورپائرالڈ +فلوراکسی پائیر +ٹرائی بینوران میتھائل	150 گرام
10	ٹرائی بینوران میتھائل + فلوراسولم	24 گرام
11	کلورپائرالڈ +فلوراکسی پائیر +ایم سی پی ے	175 گرام

نوکیلے اور چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کرنے والی جڑی بوٹی مار زہریں

نمبر شمار	اصل زہر	مقدار فی ایکڑ
1	پینڈی میتھالین + آئسو پروٹوران	1000ملی لٹر
2	میزوسلفیوران میتھائل +فلوراسولم	150-120ملی لٹر
3	آئسو پروٹوران + کارفینٹرزون میتھائل	800 گرام
4	میزوسلفیوران + آئیڈو، وسلفیوران	100 گرام
5	پائراکسولم	150ملی لٹر
6	آئسو پروٹوران +بینسلفیوران	600ملی گرام
7	میزوسلفیوران	150ملی لٹر
8	میزوسلفیوران میتھائل +فلوراسولم +فلوراکسی پائیر	120ملی لٹر
9	میزوسلفیوران میتھائل +فلوراسولم +ایم سی پی اے	400ملی لٹر
10	پناکساڈین +فلوراکسی پائیرمیپٹائل +ایم سی آئسواوکٹائل	300ملی لٹر

سلائی سٹی اور تمام اقسام کی جڑی بوٹیوں کا کیمیائی انسداد

نمبر شمار	اصل زہر	مقدار فی ایکڑ
1	سائپروفلوآن + آئیسوپروٹران	1100 ملی لٹر

سپرے کرنے کے چند رہنما اصول

- محلول کی تیاری کے وقت پانی کی مقدار 100 سے 120 لٹر/ایکڑ رکھیں۔
- جڑی بوٹی مار زہر کے لیے ہمیشہ ٹی جیٹ یا فلیٹ فین نوزل استعمال کریں۔
- سپرے کے دوران نوزل کو 50 سینٹی میٹر اوپر گھٹنے کی بلندی پر رکھیں۔
- سپرے سے پہلے مشین کی کیلیبریشن ضرور کریں۔

گندم کی اچھی پیداوار کے حصول کے لئے اہم سفارشات

- سفارش کردہ اقسام کو سفارش کردہ وقت و شرح بیج کے مطابق کاشت کریں۔
- بیماری سے پاک، صحت مند اور تصدیق شُدہ بیج سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کریں۔
- اگر کسی وجہ سے تصدیق شدہ بیج میسر نہیں اور گھر کا بیج استعمال کرنا ہے تو منظور شدہ قسم کا انتخاب کریں، بیج کو اچھی طرح صاف کریں، اس کی گریڈنگ کریں اور سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کریں۔ خصوصاً جن علاقوں میں کھلی کانگیاری کے حملہ کا خدشہ ہو وہاں بیج کو زہر لگانا بہت ضروری ہے۔
- بیج کا انتظام کرتے وقت بیج کی شرح اُگاؤ ضرور چیک کریں اور تسلی کرلیں کہ یہ 85 فی صد یا اس سے زیادہ ہو۔
- بارانی علاقوں میں گندم کی کاشت 15 اکتوبر تا 15 نومبر مکمل کریں تاہم 30 نومبر تک کاشت کی جاسکتی ہے۔
- بارانی علاقوں میں کاشت کے لئے بیج کی شرح 50 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔
- گندم کی بوائی کرتے وقت کھیت کے وتر کا خاص خیال رکھیں، کھیت کا وتر مناسب ہونا چاہیئے تاکہ بوائی کا عمل بہتر طریقے سے مکمل ہو سکے اور بہترین اگاؤ سے پودوں کی فی ایکڑ مطلوبہ تعداد حاصل کی جا سکے۔ ہمیشہ مناسب وتر حالت میں ہی بوائی کریں۔
- گندم کی کاشت ترجیحاً بذریعہ ربیع ڈرل کریں اور بوائی کے وقت ڈالی جانے والی سفارش کردہ کھادیں جو ممکن ہوں بذریعہ ڈرل استعمال کریں۔ کھاد اور بیج ہرگز مکس نہ کریں بلکہ علیحدہ علیحدہ بکس میں ڈالیں۔ ربیع ڈرل کے استعمال سے پہلے دیئے گئے طریقہ کے مطابق اس کی بیج اور کھاد گرانے کی شرح کو مطلوبہ فی ایکڑ مقدار کے مطابق ایڈجسٹ کرلیں۔
- ڈرل سے کاشت کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ بیج ڈیڑھ تا دو انچ سے زیادہ گہرائی تک نہیں جانا چاہیئے کیونکہ اس طرح بیج دیر سے اُگتا ہے اور شگوفے بھی کم بنتے ہیں۔ البتہ ریتلے علاقوں میں بیج کی گہرائی اڑھائی انچ سے زیادہ نہ ہو۔
- ڈرل سے بوائی کرتے وقت چیک کرتے رہیں کہ بیج اور کھاد گرانے والے پائپ صحیح کام کر رہے ہیں، یہ بند تو نہیں ہیں، اگر کوئی پائپ مٹی وغیرہ سے بند ہو جائے تو مشین روک کر اسے ٹھیک کریں اور پھر بوائی شروع کریں۔
- جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی پر خصوصی توجہ دیں۔
- سست تیلے سے بچاؤ کے لئے گندم کے کھیتوں میں ہر 100 فٹ کے فاصلہ پر سرسوں/ کینولا وغیرہ کی دولائنیں کاشت کریں۔
- گندم کی کنگی سے بچنے کے لیے قوت مدافعت رکھنے والی سفارش کردہ اقسام کاشت کریں اور شدید بیماری کی صورت میں محکمہ زراعت کی سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر کا سپرے کریں۔
- فصل کی برداشت کمبائن ہارویسٹر سے کرنے کی صورت میں ویٹ سٹرا چاپر (Wheat Straw Chopper) کی مدد سے توڑی بنائیں۔
- فصل کی کٹائی اور گہائی کے دوران پیداوار میں ہونے والے نقصان کو کم سے کم کرنے کی کوشش کریں یعنی استعمال ہونے والی مشین کو کام کے دوران چیک کرتے رہیں، اگر دانے ٹوٹ رہے ہوں یا توڑی وغیرہ میں جا رہے ہوں تو مشین کے نقص کو دور کریں اور اس کی کارکردگی کو بہتر بنائیں۔
- فصل کی باقیات کو ہرگز نہ جلائیں، اسے صحیح طور پر استعمال کریں یعنی توڑی بنا کر بطور چارہ استعمال کریں یا زمین میں ملا کر اس کی زرخیزی میں اضافہ کریں۔
- جنس کو ذخیرہ کرنے سے پہلے گوداموں کی اچھی طرح صفائی کریں اور کیڑوں کے تدارک کے لئے سپرے/ فیومیگیشن کریں۔

گندم کے بیج سے منتقل ہونے والی بیماریاں اور انسداد

ڈاکٹر عامر رسول، حبیب انور، ڈاکٹر سبین فاطمہ
نظامت اعلیٰ زراعت (پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹیسائیڈز) پنجاب

بیج کے ذریعے پھیلنے والی بیماریاں

❖ گندم کی جدید یا جزوی کانگیاری/کرنال بنٹ:

یہ بیماری ایک پھپھوندی ٹلیشیا انڈیکا (Telletia indica) کی وجہ سے پھیلتی ہے اور اسکا پھیلاؤ بیج اور زمین میں موجود پھپھوندی کے جرثوموں سے ہوتا ہے۔

یہ بیماری عام گندم کے علاوہ ٹریٹیکیل اور ڈیورم اقسام پر بھی نمودار ہوتی ہے۔ بیماری زدہ پودوں کے سٹوں میں چند دانے بیماری سے متاثر ہوتے ہیں۔ سٹے نمودار ہونے پر بیماری کا حملہ ظاہر ہوتا ہے متاثرہ بیج کا کچھ حصہ پھپھوندی سے متاثر ہوتا ہے جبکہ باقی حصے میں سٹارچ محفوظ رہتا ہے۔ دانوں کی کوالٹی متاثر ہوتی ہے اور کیمیائی تبدیلی کی وجہ سے وہ کھانے کے قابل نہیں رہتے۔ بنٹ سے متاثرہ دانے سرمئی مائل سبز رنگ کے اور صحت مند دانوں سے زیادہ چوڑے ہوتے ہیں۔ بیمار دانے سٹے میں دیکھے جاسکتے ہیں لیکن عموماً یہ پکنے کے وقت ہی نظر آتے ہیں۔ شروع میں دانے کی باہر والی تہیں برقرار رہتی ہیں لیکن کٹائی کے وقت آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں جن سے سیاہ پاؤڈر جیسے سپور نکلتے ہیں۔ پھپھوندی ایک کیمیکل ٹرائی ایتھایامین (triethyamine) خارج کرتی ہے جس سے دانوں سے مچھلی جیسی بدبو آتی ہے جس کی بدولت اس بیماری کو سٹنکنگ سمٹ (Stinking Smut) بھی کہتے ہیں۔ اس بیماری کے سپور زمین میں تقریباً چار سال تک زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ہوا کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

❖ گندم کی مکمل یا بند کانگیاری/اولڈ بنٹ:

یہ بیماری پھپھوندی ٹلیشیا کیریز یا ٹلیشیا لیویس (Telletia caries or T. laevis) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بند کانگیاری کی علامات سٹے کے پکنے کے وقت ظاہر ہوتی ہیں۔ بنٹ سے متاثرہ سٹے پتلے،

کھلے ہوئے اور صحت مند سٹوں کی نسبت زیادہ دیر تک سبز رہتے ہیں۔ دانوں کے چھلکے کے اندر کانگیاری کے سپور بنتے ہیں اور ان میں سے مچھلی جیسی بدبو آتی ہے اور چھونے سے چکنے محسوس ہوتے ہیں۔ متاثرہ بیج میں پھپھوندی پرورش پاتی ہے اور اووری کی جگہ لے لیتی ہے۔ کٹائی اور گہائی کے وقت بنٹ سے متاثرہ بیج پھٹ جاتے ہیں اور صحت مند بیجوں کو بھی خراب کر دیتے ہیں۔

❖ سٹوں کا جھلساؤ/ فیوز یریم ہیڈ بلائٹ:

یہ بیماری پھپھوندی کی ایک قسم فیوز یریم گریمینیرم (Fusarium graminearum) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اسکی علامات بالیوں پر ہلکے بھورے رنگ کے نشانات کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ کچھ متاثرہ بالیاں نیچے سے گہرے بھورے رنگ کی ہو جاتی ہیں اور بیج کے غلاف یعنی گلوم (Glume) کے نچلے حصے پر نارنجی رنگ کی پھپھوندی نظر آتی ہے۔ متاثرہ بالیوں کے دانے سکڑ جاتے ہیں اور چاک جیسی سفیدی دانوں پر دیکھنے کو ملتی ہے۔

❖ کھلی کانگیاری (Loose Smut):

یہ بیماری ایک پھپھوندی اسٹیلا گو ٹریٹی سائی (Ustilago tritici) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ متاثرہ سٹوں میں دانوں کی جگہ صرف سیاہ سفوفی پھپھوندی کے اثمار نظر آتے ہیں۔ کانگیاری سے متاثرہ سٹے گوبھ کی حالت میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ جب سپور ہوا سے پھیلتے ہیں تو صرف سٹے کا درمیانی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ سپور ہوا کے ذریعے صحت مند بالیوں پر منتقل ہوتے ہیں اور بیماری پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔

❖ گندم کا بھبکا/ ویٹ بلاسٹ

گندم کی یہ بیماری ابھی تک پاکستان میں رپورٹ نہیں ہوئی ہے لیکن پیداوار پر اس کے تباہ کن اثرات کے باعث اس کی پہچان ضروری ہے۔ گندم کی یہ بیماری پھپھوندی میگناپورتھی اورائزی پیتھو ٹائپ ٹریٹیکم Magnaporthe oryzae pathotype triticum) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ بیماری بہت تیزی سے پھیلنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور پہلی علامات ظاہر ہوتے ہی تقریباً ایک ہفتے سے بھی کم عرصہ میں یہ دانے کی شکل بگاڑ سکتی ہے۔ اسلئے یہ حفظانِ تغذیہ کے لئے بڑا خطرہ ہے۔ اسکا پھیلاؤ بیج، ہوا اور فصل کی باقیات کے ذریعے ہوتا ہے۔ پتے پر اسکی علامات ہیرے کی شکل کے نشانات کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں جو کہ بعد میں آنکھ نما سرمئی رنگ کے نشانات میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ یہ نشانات آپس میں مل جاتے ہیں اور پتے کو ختم کر دیتے ہیں۔ دانے کے غلاف پر سرخی مائل بھورے یا گہرے سرمئی لمبوتری شکل کے نشانات بنتے ہیں جو کہ

درمیان سے سفیدی مائل بھورے ہوتے ہیں، جو اس بیماری کو سٹوں کے جھلساؤ سے الگ پہچان دیتی ہیں۔ یہ بیماری دوسری بیماریوں سے اس لئے منفرد ہے کہ سٹہ جزوی طور پر یا مکمل بے رنگ ہو جاتا ہے جس میں یا تو دانے ہوتے ہی نہیں یا دانے سکڑ جاتے ہیں۔ سٹا بنتے وقت اسکی پہچان مشکل ہے کیونکہ یہ فیوزیریم ہیڈ بلائیٹ سے خاصی مماثلت رکھتی ہے۔ شروع میں حملہ ٹکریوں کی صورت میں بکھرا ہوا دکھائی دیتا ہے بعد میں سارا کھیت ہی بیماری کی زد میں آ جاتا ہے۔

❖ پتوں کا جراثیمی جھلساؤ (Black Chaff/ Bacterial Leaf Streak)

یہ بیماری ایک بیکٹریا زینتھوموناس ٹرانسلیوسنس پیتھووار اینڈولوسا (Xanthomonas translucens pv.undulosa) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ علامات نمدار نشانات یا دھاریوں کی شکل میں پتے کی اوپر والی سطح پر ظاہر ہوتی ہیں جو کہ بعد میں چمک دار ہو جاتی ہیں۔ جب بیماری شدید ہو جاتی ہے تو یہ دھاریاں آپس میں مل کر بے ترتیب مردہ خلیوں پر مشتمل حصوں میں نظر آتی ہیں۔ جب موسم میں نمی کا تناسب زیادہ ہو تو پتوں پر بیکٹریا کی وجہ سے ایک مادہ رستا ہے جو کہ خشک ہونے پر ایک شفاف چمکیلی باریک جھلی کی شکل میں نمایاں ہو جاتا ہے۔

❖ دانوں کا نوک سے سیاہ ہونا (Black point of wheat)

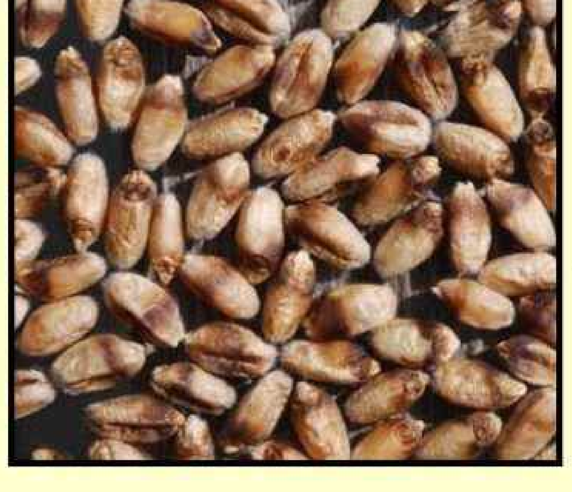

اس بیماری کی وجہ مختلف پھپھوندیاں ہیں جن میں آلٹرنیریا آلٹرنیٹا، بائی پولیرس سوروکینیانا، سٹمفائیلیم، ناگروسپورا، پنیسیلیم، ہلمنتھوسپوریم، فیوزیریم، کرویلریا اور دیگر شامل ہیں۔ یہ بیماری زیادہ تر گندم کی قسم ڈیورم پر آتی ہے۔ جب ہوا میں نمی کا تناسب 90 فیصد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو یہ بیماری زیادہ شدید ہو جاتی ہے۔ دانے ایمبریو کے کنارے سے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ متاثرہ بیج نہ صرف کوالٹی کو کم کرتے ہیں بلکہ ایسے بیج اگتے بھی نہیں۔ فصل کی دودھیا حالت میں زیادہ بارشیں اس بیماری کو شدت دیتی ہیں۔ آلٹرنیریا آلٹرنیٹا آٹے کے کوالٹی کو متاثر کرتا ہے کیونکہ یہ دانے میں موجود نشاستہ، نائٹروجن، روغنیات، کیلشیم، میگنیشیم، زنک اور مینگنیز کی مقدار کو کم کر دیتا ہے۔

گندم کے بیج کو لگانے والی زہریں

نمبر شمار	زہر کا نام	استعمال برائے	مقدار فی کلوگرام بیج
1.	کاربوکسن 37.5٪ + تھائرم 37.5٪	پھپھوندی کش	2 گرام
2.	ڈائیفینوکونازول + سائپرکونازول	پھپھوندی کش	2 گرام
3.	امیڈاکلوپرڈ + ٹیبوکونازول ایف ایس 372.50 گرام/لٹر	پھپھوندی کش و کیڑے مار	10 ملی لٹر
4.	فلوڈی آکسانل + ایزاکسی سٹروبن + کلوتھیانیڈن 72 ڈبلیو ایس	پھپھوندی کش و کیڑے مار	01 گرام

نوٹ: گندم کے بیج کو مندرجہ بالا زہروں میں سے کوئی ایک زہر سفارش کردہ مقدار میں لگا کر کاشت کریں

کلونجی کی منافع بخش کاشت

ڈاکٹر صبا اقبال، محمد اقبال، محمد ارشد، ارباب جہانگیر، ڈاکٹر نوید اختر
ایگرانومک ریسرچ اسٹیشن، خانیوال

خطہ پنجاب کے کاشتکار نئی اور منافع بخش فصلوں کی کاشت میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں ایگرانومک ریسرچ اسٹیشن، خانیوال کی جدید تحقیقاتی سفارشات کی روشنی میں کلونجی کی منافع بخش کاشت کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جو دیگر فصلات کے مقابلے میں کم پانی اور کم لاگت میں کاشتکاروں کو زیادہ منافع دے سکتی ہے۔ کلونجی ایک قیمتی دوائی اور غذائی پودا ہے جو مختلف بیماریوں کے علاج کے لیے صدیوں سے استعمال ہو رہا ہے یہ مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے، خون میں شکر اور کولیسٹرول کی سطح کو کنٹرول کرنے اور دل کی بیماریوں، کینسر، اور جلدی مسائل کے علاج میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ معدے کے مسائل جیسے بدہضمی کے لیے مفید ہونے کے ساتھ ساتھ، یہ بالوں کی صحت بہتر بنانے اور ذہنی دباؤ کو کم کرنے میں بھی موثر ہے۔ اسلامی تعلیمات میں کلونجی کو ہر بیماری (سوائے موت) کا علاج قرار دیا گیا ہے جس سے اس کی مذہبی اور طبی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے

کلونجی کی کاشت کے موزوں علاقے

کلونجی کی کاشت کے لیے وہ علاقے موزوں ہیں جہاں آب و ہوا معتدل ہو اور زمین زرخیز ہو۔ کلونجی کی کاشت کے لیے جنوبی پنجاب (بہاولپور، رحیم یار خان، ملتان، خانیوال)، وسطی پنجاب (فیصل آباد، جھنگ، سرگودھا) اور بالائی پنجاب کے علاقے (راولپنڈی، اٹک) موزوں ہیں۔

زمین کی تیاری

کلونجی کی کاشت کے لیے زمین کی تیاری میں دو مرتبہ ہل اور ایک بار روٹاویٹر چلا کر لیزر لیولر کی مدد سے کھیت کو ہموار کریں، اس کے بعد ایک مرتبہ ہل چلا کر رجر کی مدد سے کھیلیاں بنا دیں۔ ایگرانومک ریسرچ اسٹیشن خانیوال کی جاری تحقیقات کے مطابق

ہموار زمین پر چھٹے کی نسبت کھیلیوں پر چوکا لگا کر کاشت کرنے سے پودے کے بڑھوتری اور پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

طریقہ کاشت

کلونجی کی کاشت پٹڑیوں پر زیادہ موزوں ہے 45 سینٹی میٹر کے فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں۔ بیج کا پٹڑیوں کے دونوں اطراف 15 سینٹی میٹر کے فاصلے پر چوپا لگائیں اور پھر بیج کو ہلکی مٹی کی تہہ سے ڈھانپ دیں۔ تاہم بیج کو ایک انچ سے زیادہ گہرائی پر نہ بوئیں۔ بیج اگنے کے 15 سے 20 دن کے بعد چھدرائی کریں۔

شرح بیج

اڑھائی کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

وقت کاشت

ایگرانومک ریسرچ اسٹیشن خانیوال پر مختلف تجربات کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پنجاب میں کلونجی کی کاشت کے لیے بہترین وقت اکتوبر کے آخری ہفتے سے نومبر کے پہلے ہفتے تک ہے دیر سے بوئی ہوئی فصل کمزور رہتی ہے اور پیداوار کم ہوتی ہے۔

آبپاشی

کلونجی کی کاشت میں آبپاشی کا مناسب انتظام ضروری ہے پہلی آبپاشی بوائی کے فوراً بعد کی جاتی ہے تاکہ بیج کا اگاؤ بہتر ہو اس کے بعد فصل کی ضرورت کے مطابق 15 سے 20 دن کے وقفے سے پانی دیا جاتا ہے۔ پھول آنے اور بیج پکنے کے دوران خاص طور پر پانی کا خیال رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس وقت پانی کی کمی سے پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ تاہم کٹائی سے دو ہفتے قبل پانی بند کر دینا چاہیے تاکہ بیج اچھی طرح خشک ہو جائے۔ آبپاشی کے دوران پانی کی زیادتی سے گریز کریں کیونکہ کھڑا پانی فصل کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

کھادوں کا استعمال

کلونجی کی بہتر پیداوار لینے کے لیے کھاد کا مناسب استعمال ضروری ہے۔

کلونجی کو 55 کلو فی ایکڑ نائٹروجن اور 25 کلوگرام فی ایکڑ فاسفورس کی ضرورت ہوتی ہے۔

فاسفورس کھاد کی تمام مقدار بوائی کے وقت ڈالیں جب کہ نائٹروجن کھاد کا استعمال تین برابر اقسام میں کریں پہلی قسط بوائی کے وقت، دوسری قسط تب ڈالیں جب پودا بڑھوتری کرنا شروع کر لے یعنی کہ شاخیں نکالنا شروع کرے جب کے تیسری قسط پھول آنے پر ڈالیں۔

جڑی بوٹیوں کا کنٹرول

جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ہاتھ سے جڑی بوٹیوں کی صفائی فصل کے اگاؤ کے 30 سے 45 دن کے اندر مکمل کریں کیونکہ یہ دورانیہ جڑی بوٹیوں کے مقابلے کا نازک وقت ہوتا ہے اور اگر اس دوران جڑی بوٹیوں کو کنٹرول نہ کیا گیا تو پیداوار میں نمایاں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

برداشت

کلونجی کی کٹائی کا وقت پھول آنے کے بعد 90 سے 100 دن ہوتا ہے یعنی وسط اپریل تک یہ فصل کٹائی کے لیے تیار ہوتی ہے جب پودے کے پتوں کا رنگ پیلا ہونا شروع ہو جائے اور کیپسول (پھلیاں) خشک ہو جائیں۔ کٹائی صبح کے وقت کریں تاکہ بیج جھڑنے نہ پائیں۔ کٹائی کے بعد پودوں کو چار سے پانچ دن دھوپ میں خشک کرنا ضروری ہے تاکہ ان کی نمی کم ہو سکے جب پودے اچھی طرح خشک ہو جائیں تو تھریشر کی مدد سے بیج علیحدہ کر کے ذخیرہ کر لیں۔ جدید طریقہ کاشت اور بروقت نگہداشت سے کلونجی کی فصل سے 10 سے 15 من فی ایکڑ پیداوار حاصل کر کے خاطر خواہ زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔

اکتوبر کیلنڈر 2026

نام پھل	ماہ	نشوونما کا مرحلہ	کاشتی اُمور	کھادیں	آبپاشی	تحفظ نباتات	پیشگی اقدامات
امرود	اکتوبر	نئے پھولوں کی آمد جاری، پھل بننے کا عمل شروع	قلمی پودے حاصل کرنے کے لئے پیوندکاری کریں اور پیوند کے اوپر پولی تھین کا غذ چڑھادیں اور باغ میں موجود جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے ہل چلائیں۔اس بات کا خیال رہے کہ پودے کی جڑیں زیادہ گہرائی میں نہیں ہوتیں اس لئے گہرا ہل نہ چلائیں ورنہ جڑوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے اور قلمی پودے حاصل کرنے کے لئے اگر ستمبر میں پیوندکاری نہیں کی گئی تو اس ماہ میں مکمل کریں۔	------	15 دن کے وقفے سے آبپاشی جاری رکھیں	پھل کی مکھی کے خلاف جنسی پھندے لگانے کا عمل جاری رکھیں	
ترشاوہ پھل	اکتوبر	کچھ اقسام کے پھل پکنے کا مرحلہ اور کچھ میں رنگت کی تبدیلی کا مرحلہ۔	باغات میں نئے پودے لگائیں پیوندکاری کا عمل جاری رکھیں۔تنوں پر نکلنے والے شگوفوں کا معائنہ کریں اور کاٹیں	------	ایک آبپاشی کریں۔	------	جلد پکنے والی اقسام کے پھل کی فروخت کے انتظامات کریں۔
آم	اکتوبر	بڑھوتری کا آخری مرحلہ	شاخ تراشی مکمل کریں۔جڑی بوٹی مار زہروں کا آخری سپرے کریں۔	------	اگر موسم خشک رہے تو 15 اکتوبر تک آبپاشی کریں۔	پودوں کے تنوں پر بورڈو مکسچر پیسٹ کریں۔	زمین اور پتوں کا تجزیہ کروانے کے لئے لیبارٹری سے رابطہ کریں۔
کھجور	اکتوبر		نئے پودے لگائیں۔زیر بچہ کو پودے سے علیحدہ کر کے نرسری میں لگائیں	------	آبپاشی جاری رکھیں	زیر بچہ علیحدہ کرنے کے بعد کھجور کی لال بھونڈی سے بچاؤ کے لیے کلورو پائیریفاس 5 ملی لٹر فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔گیلی سٹی کے ساتھ زخموں کو بند کریں	------
انگور	اکتوبر	اس ماہ پودے کی نشوونما سست ہوجاتی ہے۔	پودوں کی مکمل نگرانی رکھیں اور نئے باغ لگانے کا کام فوری طور پر مکمل کریں۔	------	موسم کی نوعیت، بارش اور زمینی ساخت کے تحت آبپاشی کریں۔	------	------

شہباز اختر، ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

کپاس

❖ اگیتی و موسمی کپاس میں کھادوں کا استعمال

- اچھی پیداوار کے حصول اور زیادہ پھول ڈوڈی لانے کے لیے بورک ایسڈ (17 فیصد) 300 گرام، زنک سلفیٹ (33 فیصد) 250 گرام، میگنیشیم سلفیٹ 250 گرام اور پوٹاشیم نائٹریٹ 250-300 گرام کو 100 لٹر پانی میں محلول بنا کر 7 دن کے وقفہ سے سپرے کریں۔
- زنک، بوران یا پھپھوندی کُش ادویات کو کیڑے مار زہروں کے ساتھ ملا کر سپرے نہ کریں۔

دھان

- موٹی اقسام کے لیے کٹائی اور پھنڈائی کا عمل شروع کریں۔ کٹائی اس وقت کریں جب سٹہ کے اوپر والے دانے پک چکے ہوں اور نیچے والے دو تا تین دانے ابھی ہرے ہوں۔ اس وقت دانے میں نمی 20 تا 22 فیصد ہوتی ہے۔ پھنڈائی شدہ دانوں کو خشک کرنے کا بندوبست کریں تاکہ دانوں میں نمی 12 تا 13 فیصد رہ جائے۔
- فصل کی برداشت اگر مشین سے کروانی ہو تو ترجیحاً رائس ہارویسٹر (کبوٹا) استعمال کریں اگر رائس ہارویسٹر میسر نہ ہو تو ایسی کمبائن مشین استعمال کریں جس میں دھان کی کٹائی کے لیے ایڈجسٹمنٹ ہو تاکہ دانے کم ٹوٹیں۔
- باسمتی اقسام میں دانہ بھرتے وقت پانی کی کمی نہ آنے دیں۔
- باسمتی اقسام کو آخری پانی کٹائی سے 15 تا 20 دن پہلے لگائیں۔
- پچھیتی اقسام پر پتوں کا جراثیمی جھلساؤ (Bacterial Leaf Blight)، برگی بھورے دھبے (Brown Leaf Spot) اور بلاسٹ (Paddy Blast) نیز پتہ لپیٹ سنڈی اور دھان کے تیلہ کے حملہ کی صورت میں زرعی توسیع اور پیسٹ وارننگ کے مقامی عملے کے مشورہ سے مناسب محفوظ زہروں کا سپرے جاری رکھیں۔
- دھان کی فصل کی باقیات کو جلانے کی بجائے رائس سٹرا چاپر کے ساتھ کتر کر کھیت میں ملا دیں تاکہ ان باقیات کی تلفی کے ساتھ زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہو۔ کیونکہ جلانے کی وجہ سے جو سموگ اور فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے اس سے بچا جا سکے۔
- برداشت کے بعد مونجی کو ڈھیر کی صورت میں رکھنے سے اس میں ایفلاٹاکسن یعنی الی لگنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے جنس کا معیار خراب ہو جاتا ہے اور چاول کی قیمت اور قبولیت دونوں میں کمی آ جاتی ہے۔ لہٰذا مونجی کو بڑے ڈھیروں میں نہ رکھیں کیونکہ اس طرح یہ اندر سے گرم یعنی (Heat up) ہو کر خراب ہو جاتی ہے اور اس میں ایفلاٹاکسن یعنی پھپھوندی لگ جاتی ہے۔ اس لئے جنس کو اچھی طرح سکھائیں اور سٹور کرتے وقت اس میں نمی کا تناسب 12 تا 13 فیصد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

کماد

- فروری کاشتہ فصل کو 20 تا 30 دن کے وقفہ سے آبپاشی جاری رکھیں۔
- اگر ستمبر کاشت مکمل نہ ہوئی ہو تو اس کو جلد مکمل کریں۔ صرف محکمہ زراعت کی منظور شدہ اقسام ہی کاشت کریں۔
- ستمبر کاشت کے لیے درمیانی زمین میں ساڑھے تین بوری یوریا + اڑھائی بوری ڈی اے پی + دو بوری ایس او پی/ پونے دو بوری ایم او پی یا ساڑھے چار بوری یوریا + ساڑھے چھ بوری ایس ایس پی (18%) + دو بوری ایس او پی/ پونے دو بوری ایم او پی فی ایکڑ استعمال کریں۔ فاسفورسی اور پوٹاش والی کھادوں کی پوری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کا 1/4 حصہ بوقت بوائی جبکہ بقیہ نائٹروجنی کھاد کا 1/3 حصہ کاشت کے ایک ماہ بعد جبکہ باقی بالترتیب مارچ کے آخر اور اپریل میں مٹی چڑھاتے وقت ڈالیں۔

مکئی

- پھول آنے اور دانے کی دودھیا حالت میں فصل کو سوکا نہ آنے دیں لیکن دوسری طرف یہ فصل پانی کی زیادتی کو بھی برداشت نہیں کرتی۔ لہٰذا فالتو پانی نکالتے رہیں۔
- درمیانی زمین کے لیے ہائبرڈ اقسام میں پھول آنے سے قبل ایک بوری یوریا کھاد فی ایکڑ ڈالیں۔

مسور

- مسور کی کاشت کے سلسلہ میں زمین کی تیاری شروع کریں۔
- منظور شدہ اقسام نیاب مسور 2002-، پنجاب مسور 2009-، چکوال مسور، پنجاب مسور 2019، پنجاب مسور 2020 اور مرکز 2009 کے بیج کا بندوبست کریں۔

- مسور کا وقت کاشت نارووال، راولپنڈی، سیالکوٹ اور چکوال کے لیے آخر اکتوبر تا نومبر کا پہلا ہفتہ اور بھکر، راجن پور، مظفر گڑھ، جھنگ، منڈی بہاؤالدین، گجرات، فیصل آباد اور جنوبی پنجاب کے دوسرے علاقوں کے لیے آخر اکتوبر تا 15 نومبر ہے۔
- آبپاش علاقوں میں پودوں کی مناسب تعداد حاصل کرنے کے لیے سفارش کردہ اقسام کا 90 فیصد اگاؤ والا 10 تا 12 کلوگرام اور بارانی علاقوں میں 14 تا 16 کلوگرام فی ایکڑ شرح بیج رکھیں اور زرعی توسیعی عملہ کے مشورہ سے کاشت سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں۔

چنا

- چنے کی بروقت کاشت کریں۔ مختلف علاقوں کے لیے چنے کا وقت کاشت مختلف ہے۔ مثلاً اٹک اور چکوال کے لیے 25 ستمبر سے 15 اکتوبر تک۔ گجرات، نارووال، جہلم اور راولپنڈی کے لیے 15 اکتوبر تا 10 نومبر تھل (بھکر، خوشاب، میانوالی، لیہ اور جھنگ) کے بارانی علاقوں کے لیے ماہ اکتوبر اور آبپاش علاقوں کے لیے 20 اکتوبر تا 15 نومبر اور آبپاش علاقوں فیصل آباد، ساہیوال، ملتان، بہاولپور، بہاولنگر اور وسطی وجنوبی پنجاب کے دیگر اضلاع کے لیے آخر اکتوبر تا 15 نومبر جبکہ زیادہ زرخیز اور ستمبر کاشتہ کماد میں چنے کا وقت کاشت 20 اکتوبر تا 10 نومبر ہے۔
- چنے کی عام جسامت والی اقسام کے لیے شرح بیج 30 کلوگرام اور موٹی جسامت والی اقسام کے لیے 35 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔
- چنے کی کاشت ہمیشہ ڈرل یا پور سے کریں تاکہ بیج مناسب وتر میں گرے اور بیج کی روئیدگی اچھی ہو۔ ریتلی میرا اور اوسط درجہ کی زرخیز زمینوں میں قطاروں کا فاصلہ ایک فٹ جبکہ میرا وزیادہ بارش والے علاقوں میں فاصلہ ڈیڑھ فٹ ہو اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 6 انچ ہو
- ستمبر کاشتہ کماد میں کابلی چنے کی مخلوط کاشت بڑی کامیاب رہی ہے۔ چار فٹ کے فاصلہ پر کاشتہ کماد میں بیڈ پر چنے کی دو لائنیں جبکہ دو تا اڑھائی فٹ کے فاصلہ پر کاشتہ کماد میں چنے کی ایک لائن کاشت کریں۔ جس کے لیے شرح بیج 15 تا 20 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔
- آبپاش علاقوں میں ڈی اے پی ڈیڑھ بوری یا نائٹروفاس ایک بوری + ایس ایس (پی 18%) اڑھائی بوری یا یوریا آدھی بوری + ایس ایس پی (18%) چار بوری جبکہ بارانی علاقے جہاں مناسب وتر موجود ہو وہاں ڈی اے پی ایک بوری فی ایکڑ استعمال کریں۔
- اچھی پیداوار کے حصول کے لیے دیسی چنے کی اقسام بلکسر 2000، پنجاب 2008، بھکر 2011، بٹل 2016، نیاب سی ایچ 104، نیاب سی ایچ 2016، تھل 2020، بٹل 2021، بہاولپور چنا، بٹل 2022، ٹی جی سٹرائیکر اور سٹار چنا جبکہ کابلی چنے کی اقسام سی ایم 2008، نور 2009، نور 2013، ثمن 2013، نور 2019، روہی چنا 2021 اور نور 2022 کاشت کریں۔

روغندار اجناس: توریا، رایا اور سرسوں (کینولا)

- کاشتکار زیادہ سے زیادہ رقبہ پر کینولا یعنی میٹھی سرسوں کاشت کریں۔ اگر علیحدہ رقبہ میسر نہ ہو تو ستمبر کاشتہ کماد، چنے، گندم اور برسیم وغیرہ میں کامیابی سے اس کی مخلوط کاشت کی جاسکتی ہے۔
- بیج کے حصول اور کاشتی امور کی رہنمائی کے لیے محکمہ زراعت توسیع کے عملہ سے رجوع کریں۔
- ربیع اقسام میں سے کینولا اقسام پی اے آر سی کینولا، رچنا کینولا، خانپور کینولا، بارانی کینولا، سپر کینولا، ٹی ایم کینولا اور ساندل کینولا و دیگر منظور شدہ مخلوط اقسام کا وقت کاشت شمالی پنجاب میں 20 ستمبر تا 20 اکتوبر، وسطی اور جنوبی پنجاب میں یکم تا 31 اکتوبر، سپر رایا، خانپور رایا، چکوال رایا، چولستان رایا، کیزولا، بارانی سرسوں، بارانی سٹار، چکوال سرسوں کا 15 اکتوبر تک اور سرسوں ڈی جی ایل اور روہی سرسوں کا یکم تا 31 اکتوبر تک ہے جبکہ یو اے ایف 11 کا 15 اکتوبر تک ہے۔
- تارامیرا کا وقت کاشت بارنی علاقوں میں آخر اکتوبر تک اور آبپاش علاقوں میں شروع اکتوبر تا وسط نومبر ہے۔
- شرح بیج آبپاش علاقوں کے لیے ڈیڑھ تا دو کلوگرام جبکہ بارانی علاقوں میں دو تا اڑھائی کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔
- فصل کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے بیج کو پھپھوندی کش زہر تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب اڑھائی گرام فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں۔
- آبپاش علاقوں میں سفارش کردہ فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی پوری مقدار اور نائٹرجنی کھاد کیا یک تہائی مقدار بوائی کے وقت اور بقیہ نائٹرجنی کھاد کو دو اقساط میں یعنی آدھی مقدار پہلے پانی کے ساتھ اور آدھی مقدار پھول آنے سے پہلے ڈالیں جبکہ بارانی علاقوں میں کھاد کی ساری مقدار بوائی کے وقت ڈالیں۔
- تیلدار اجناس کا بیج (NARC) اسلام آباد، پنجاب سیڈ کارپوریشن، مختلف زرعی تحقیقاتی اداروں مثلاً شعبہ روغندار اجناس (AARI) فیصل آباد، روغندار اجناس ریسرچ اسٹیشن خانپور، ریجنل زرعی تحقیقاتی ادارہ (RARI)، بہاولپور، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ (BARI)، چکوال اور مستند پرائیویٹ کمپنیوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ٹنل ٹیکنالوجی

- سردیوں کے موسم میں موسم گرما کی اگیتی سبزیاں اگانے کے لیے محکمہ زراعت کی سفارش کردہ ٹنل ٹیکنالوجی کی عملی تربیت حاصل کریں۔اس مقصد کے لیے محکمہ زراعت (توسیع) یا فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے عملہ سے رابطہ کریں اور سبزیوں کی اگیتی اور زیادہ پیداوار لے کر اپنی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کریں۔
- ٹنل میں سبزیاں کاشت کی جاسکتی ہیں۔ان میں سے کھیرا کی براہ راست کاشت 25 اکتوبر تا 15 نومبر کی جاسکتی ہے۔
- ٹماٹر کی نرسری کا وقت کاشت یکم اکتوبر تا 15 اکتوبر ہے۔
- ٹنل میں پارتھینوکارپک (Parthenocarpic) اقسام کاشت کریں۔

باغات

- خشک پودوں کو جلد از جلد تلف کر کے ان کی جگہ اگر ماحول سازگار ہو تو نئے پودے لگائیں۔
- اگر پودے کی کچھ شاخیں خشک ہوئی ہوں تو ان کو کاٹ کر کٹی ہوئی جگہ پر پھپھوندی کش زہر کا پیسٹ بنا کر لگائیں۔
- باغبان آم کے پودوں کا معائنہ کریں۔بیماری سے متاثرہ سوکھی ٹہنیوں اور شاخوں کو کاٹ کر جلا دیں یا زمین میں گہرا دبا دیں۔
- باغات میں دو کلوگرام نیلا تھوتھا + ایک کلوگرام کاپر سلفیٹ فی ایکڑ ضرور استعمال کریں تاکہ زمین میں موجود فنگس کا بروقت تدارک ہو سکے۔
- ترشاوہ پھلوں کے نئے پودے لگائیں۔پیوندکاری کا عمل جاری رکھیں۔کچے گلے کاٹتے رہیں۔موسمی حالات کو پیش نظر رکھ کر حسب ضرورت آبپاشی کریں۔

آم

- شاخ تراشی جاری رکھیں۔خشک شاخیں کاٹتے وقت ساتھ سبز شاخ بھی دو یا تین انچ کاٹ دیں اور کٹی ہوئی جگہ پر بورڈو پیسٹ لگائیں۔
- اگر موسم خشک ہو تو 15 اکتوبر تک آم کے باغات کو ایک آبپاشی ضرور کریں۔
- جڑی بوٹی مار زہروں کا آخری سپرے کریں۔
- تیلے، جوؤں کا حملہ نظر آئے تو محکمہ زراعت (توسیع) کے عملہ سے مشورہ کر کے سپرے کریں۔
- چھال کی بیماری اور منہ سڑی کے تدارک کے لیے پھپھوندی کش زہر کا سپرے کریں۔
- پودوں کے تنوں پر بورڈو مکسچر کا پیسٹ لگائیں۔
- Gumosis کے کنٹرول کے لیے 200 تا 400 گرام کاپر سلفیٹ فی پودا/درخت استعمال کریں۔

ترشاوہ پھل

- اس ماہ میں پھل کی بڑھوتری کا عمل جاری رہتا ہے اور نئے شگوفے پھوٹتے ہیں۔کچے گلے ختم کریں۔
- باغات میں نئے پودے لگائیں۔
- موسمی حالات کو پیش نظر رکھ کر 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی کرتے رہیں۔
- پیوندکاری کا عمل جاری رکھیں۔
- پودوں کے تنوں پر بورڈو مکسچر کا پیسٹ لگائیں۔

امرود

- پھل کی برداشت کا عمل جاری رکھیں۔
- نئے لگائے گئے پودوں کو پانی کی کمی نہ آنے دیں۔
- قلمی پودوں کے لیے پیوندکاری کریں اور پیوند کے اوپر پولی تھین باندھ دیں۔
- باغات میں موجود جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں۔
- موسمی حالات کو پیش نظر رکھ کر 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی جاری رکھیں۔
- پھل کی مکھی کے تدارک کے لیے امرود کے باغات میں جنسی پھندے لگائیں۔

کھجور

- کھجور کے زیر بچہ کو پودوں سے علیحدہ کر کے نرسری میں لگائیں۔اس کے لیے تیز دھار سبل کا انتہائی ماہرانہ انداز میں استعمال کریں۔
- زیر بچہ علیحدہ کرنے کے بعد لال بھونڈی سے بچاؤ کے لیے سپرے کریں۔
- گیلی مٹی کے ساتھ زخموں کو بند کریں۔
- نئے پودے لگائیں۔
- پودوں کی کانٹ چھانٹ کریں۔
- آبپاشی جاری رکھیں۔

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب، پنجاب سیڈ کونسل کے 61 ویں اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں
شکیل احمد میاں سیکرٹری زراعت پنجاب و دیگر افسران بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب گندم کی آئندہ فصل کی کاشت اور پیداواری ہدف بارے منعقدہ اہم اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں
ایڈیشنل چیف سیکرٹری افتخار علی سہو، سیکرٹری زراعت پنجاب شکیل احمد میاں اور محکمہ زراعت کے دیگر افسران شریک ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب وزیر اعلیٰ پنجاب سموگ کنٹرول پروگرام بارے منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔اس موقع پر محکمہ زراعت
پنجاب کے اعلیٰ افسران موجود ہیں جبکہ محکمہ زراعت توسیع کے ڈائریکٹرز اور ڈپٹی ڈائریکٹرز بذریعہ ویڈیو لنک آن لائن شریک ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت و لائیوسٹاک پنجاب ایگرو پراسیسنگ انڈسٹریل پارکس کے قیام بارے لاہور میں منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں
پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اُسامہ خان لغاری، سیکرٹری زراعت پنجاب شکیل احمد میاں اور سیکرٹری لائیوسٹاک پنجاب احمد عزیز تارڑ بھی موجود ہیں

سموگ کنٹرول پروگرام

نمبر شمار	سرگرمیاں	کل اعداد و شمار	نمبر شمار	سرگرمیاں	کل اعداد و شمار
1	دھان کاشت شدہ رقبہ (ایکڑ)	6,332,311	16	کسانوں کے تربیتی پروگرام	19,622
2	کٹائی شدہ رقبہ (ایکڑ)	695,930(11%)	17	آگاہی واکس/ ریلیاں	247
3	موٹرویز کے ساتھ دھان کا کاشت شدہ رقبہ (ایکڑ)	214,272	18	برجیوں پر پیغام	2,392
4	موٹرویز کے اردگرد کٹائی شدہ رقبہ (ایکڑ)	4,836	19	عوامی نمائندوں/معززین سے رابطہ	234
5	کھیتوں میں کام کرنے والے کوبوٹا ہارویسٹرز	1259	20	آگ لگنے کے واقعات	29
6	کبوٹا ہارویسٹرز کے ذریعے کٹائی شدہ رقبہ (ایکڑ)	2,99214	21	جل جانے والا رقبہ (ایکڑ)	39
7	کھیتوں میں کام کرنے والے بیلرز	187	22	عائد کردہ جرمانہ (روپے)	4,05,000
8	تیار کردہ بیلز (ایکڑ)	92,274	23	ایف آئی آرز	05
9	چاول کے کاشتکاروں کو جاری کیے گئے وارننگ نوٹسز	4,31,599	24	اپلوڈ کی گئی سوشل میڈیا پوسٹس (ویڈیو اور اسٹیٹک)	165
10	کھیتوں میں سموگ سکواڈز	145	25	سوشل میڈیا ویوز/ہٹس (ملین)	7.08
11	مساجد میں اعلانات	33,435	26	جاری کردہ اخباری اشتہارات	4
12	آویزاں کیے گئے بل بورڈز	88	27	جاری کردہ پریس ریلیز	6
13	کنونشنز	145	28	ٹی وی نیوز رپورٹس جاری کی گئیں	3
14	فارمر ڈے	619	29	نیوز ٹکرز جاری کیے گئے	33
15	سموگ سے متعلقہ لٹریچر کی تقسیم	2,29,392			

Scan for Website

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (روزانہ) 0800-17000 صبح 08:00 بجے سے رات 08:00 بجے تک

Scan for Facebook